علامہ بدیع الدین شاہ راشدی المکی
اور اُن کی بدیع التفاسیر

ڈاکٹر وفا راشدی

شیخ العرب والعجم رئیس المحققین، سلطان المحدثین استاد التفسیر والحدیث قاطع شرک والبدعت ناصر السنت النبویہ علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی سندھی المکی دنیائے اسلام میں اکرام واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ابو محمد بدیع الدین شاہ کی ولادت ۱۳۴۴ھ/ ۱۰ جولائی ۱۹۲۶ء کو پیر جھنڈو ضلع حیدرآباد سندھ میں ہوئی انھوں نے اپنے برادرِ معظم مولانا حافظ پیر محب اللہ شاہ راشدی کی طرح علم و شریعت حقیقت و معرفت کی فضا میں پرورش پائی۔ پاکیزہ واعلیٰ ماحول کی تربیت سے ذہنی و روحانی ارتقا عمل میں آیا چار ماہ میں قرآن حکیم حفظ کیا۔ قرات اور تجوید قرآن میں خصوصی مہارت حاصل کی۔

علوم عربیہ کی تحصیل و تکمیل مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈو اور مدرسہ غزنویہ امرتسر سے کی جن اساتذہ سے خصوصی درس لیے ان میں مولانا عبدالحق بہاولپوری مہاجر مکی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام قابل ذکر ہیں۔

حاجی حافظ بدیع الدین شاہ راشدی علوم باطنی و علوم ظاہری اللہ کی دونوں نعمتوں سے مالا مال ہیں ان کی زندگی اشاعت اسلام، فروغ علم، خدمت خلق، احیائے دین اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات و تعلیم کو عام کرنے کے جہد مسلسل گزری۔ انھیں سرورِ کائنات، سرکارِ دو عالم نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق ہے۔ اس عشق سے سرشار ہو کر کئی بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک و مقامات کی سیاحت و زیارت کی۔ جہاں جہاں تشریف لے گئے وہاں وہاں دینِ محمدیؐ کی شمعیں فروزاں کرتے رہے ان مقامات کی برگزیدہ شخصیات، علمی اداروں، دینی دانش گاہوں اور کتب خانوں سے استفادہ کیا انھوں نے مکہ معظمہ میں قیام کے دوران

وہاں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کیا لیکن رب کعبہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اپنے وطن واپس آگئے۔
یہاں اپنے وطن عزیز پاکستان میں روز و شب اپنے علمی و دینی مشن کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

سادگی، حسن سلوک، منکسر المزاجی، انسانوں سے محبت، حاجت مندوں سے ہمدردی دین سے رغبت علم و عرفان سے شغف راشدی گھرانے کا خاص شعار رہا ہے۔ یہ تمام اوصاف بدیع الدین شاہ میں پوری شان فقر و فنا کے ساتھ موجود ہیں وہ سلف صالحین کا ایک عملی نمونہ ہیں۔ تواضع، انکسار، اخلاق فاضلہ زہد و تقویٰ، استقلال و استغنا، جیسی صفات سے پیکر دلگداز ہیں۔ ان کی نورعلی نور شخصیت میں نہایت دلبری و دلکشی ہے۔ ان کے حلقہ بگوشوں میں ہر خاص و عام شامل ہیں۔ ان کے مریدین و عقیدت مندوں اور تلامذہ کی کثیر تعداد میں علماء و فضلاء صوفیاء و فقہا بھی ہیں۔ نیو سعید آباد نواح حیدرآباد سندھ میں ان کا کتب خانہ اسلامی علوم و فنون کا ایک گنجینۂ گراں مایہ ہے۔

رئیس المحققین بدیع الدین شاہ راشدی قرآن، حدیث اور فقہ کے نامور عالم ہیں علمی و دینی موضوعات اور فقہی مسائل پر بے شمار مضامین اور متعدد کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ عربی، فارسی، سندھی اردو زبانوں پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ موقع و محل کے مطابق قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کے حوالہ جات سے پیچیدہ سے پیچیدہ شرعی مسائل کو جس ادراک و استدراک سے حل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اس سے ان کی عالمانہ عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ موضوع و مواد کے لحاظ سے عربی و فارسی زبان، اس کے الفاظ و محاورات، استعارات اور تراکیب کا استعمال انھیں خوب آتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے مضامین و تتبع اور علمیت سے پر ہوتے ہیں۔ جو عبارت ہے سلجھی ہوئی، جو جملے فقرے ہیں رواں اور صاف۔ کوئی تقریر ہو یا تحریر، خطابت ہو یا مناظرہ اس کا معیار شاہ صاحب کے مرتبے کی ضمانت ہوتا ہے گویا وہ تقریر، تحریر درس تدریس، مناظرہ محاکمہ ہر میدان کے شہ سوار ہیں۔

شیخ الاسلام بدیع الدین شاہ راشدی کی تصانیف مع تفاسیر کی تعداد ستر سے تجاوز کر چکی ہے صراحت حسب ذیل ہے۔

عربی میں	۶
سندھی میں	۳۴
اردو میں	۳۳
	۷۳

علامہ بدیع الدین شاہ راشدی کی مادری زبان سندھی ہے، ان کے اسلاف میں فارسی کا رواج عام تھا شاہ صاحب کے درس و تدریس کا سلسلہ زیادہ تر عربی زبان میں رہا ہے لیکن انھیں اردو سے محبت ہے۔ کئی پشتوں سے ان کے خاندان میں اردو زبان اسی طرح بولی، لکھی اور پڑھی جاتی ہے جس طرح اردو زبان دانوں کا دستور ہے۔ یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سندھ میں اردو زبان و ادب کی ترویج اشاعت میں شاہ صاحب کا بڑا حصہ رہا ہے۔

ذیل میں شاہ صاحب کی بعض مطبوعہ اردو کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

"ارسال الیدین" فقہ کا ایک ایسا مسئلہ جس کے بارے میں مختلف مکاتیب فکر میں اختلاف پایا جاتا اس موضوع پر مولانا حافظ عبداللہ نے دو مضامین لکھے۔

۱۔ ارسال الیدین

۲۔ رفع الابہام فی جواب دلیل التام (مطبوعہ، ہفت روزہ تنظیم الحدیث فروری ۱۹۶۶ء)

علامہ بدیع الدین شاہ نے اس مسئلے پر تین رسائل قلمبند کیے ہیں۔

۱۔ زیادۃ الخشوع

۲۔ الدلیل التام علی ان سنۃ المصلی الوضع کلما قام

۳۔ الاعلام بہ جواب رفع الابہام وتائید الدلیل التام۔

شاہ صاحب نے اس مناظرے کے دوران جو رسالے قلمبند کیے۔ ان میں ہر مسئلہ پر آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں مدلل بحث کی ہے۔ اپنے موقف کی تائید اور استدلال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز کی عملی مثالیں بھی پیش کی ہیں۔

شاہ صاحب کی دیگر چند غیر مطبوعہ کتابیں یہ ہیں جو مکتبہ راشدیہ نیو سعید آباد کے کتب خانے میں بطور قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

۱۔ بدیع الفتاویٰ

یہ ایک ہزار صفحات کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ شاہ صاحب کے اکثر مریدین، ارادت مند اور دیگر حضرات کسی نہ کسی شرعی مسئلے پر شاہ صاحب سے فتویٰ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ شاہ صاحب نے ان کے جواب میں جو فتاویٰ صادر فرمائے ہیں "بدیع الفتاوی" ان ہی کا مجموعہ ہے۔

۲. تنقید السدید بر رسالہ اجتہاد و تقلید

۳۱۸ صفحات کی یہ کتاب ۱۳۶۵ھ میں علامہ محمد ادریس کاندھلوی کے رسالہ موسوم بہ "اجتہاد و تقلید" کے جواب میں تحریر کی گئی ہے

۳. خالصا توحید

ضخامت ..۲ صفحات، اس کتاب میں قرآن کریم کی آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالوں سے مسئلہ وحدت الوجود کی صراحت کی گئی ہے یہ کتاب بعض طبقوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کی غرض سے لکھی گئی ہے۔

۴. نشاط المعید

یہ ۳۷ صفحات کا ایک کتابچہ ہے جس میں اس مسئلے کو زیر بحث لایا گیا ہے کہ نماز کے دوران "ربنا لک الحمد" بآواز بلند کس موقع پر کہنا چاہیے۔ اس مسئلہ پر شاہ صاحب نے اپنے نقطہ نظر کی صراحت کی ہے

۵. بدیع التفاسیر

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ عدیم المثال کتاب ہے جس کا جواب آج تک نہ ہو سکا ہے نہ قیامت تک ہوگا۔ قرآن کریم کا ترجمہ دنیا کی اکثر و بیشتر چھوٹی بڑی زبانوں میں ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ان میں سب سے زیادہ ترجمے سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الفرقان کے ہوئے ہیں[۳]

سندھ کو اس اعتبار سے اولیت حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں قرآن شریف کا سب سے پہلا مکمل ترجمہ سندھی زبان میں تیسری صدی ہجری میں ہوا۔ یہ ترجمہ ایک عراقی عالم نے فرماں روائے منصورہ کے عہد حکومت [۲۷۰ - ۳۰۲ھ / ۸۸۳ - ۹۱۵ء] میں راجہ مہردک بن رائق کی فرمائش پر کیا تھا[۴]

سندھ کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ قرآن حکیم کا پہلا مکمل فارسی ترجمہ سندھ کے بہت بڑے صوفی بزرگ مفکر اسلام، مفسر قرآن حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی [۹۱۱ - ۹۹۸ھ / ۱۵۰۰ - ۱۵۹۰ء] نے دسویں صدی ہجری میں کیا تھا یہ مکمل فارسی ترجمہ علامہ غلام مصطفےٰ قاسمی کی تحشیہ و تقریظ کے ساتھ ۱۹۸۱ء میں سندھی ادبی بورڈ جام شورو حیدرآباد کے زیر اہتمام شائع ہو چکا ہے۔

مندرجہ بالا فارسی اور سندھی تراجم و تفاسیر کے بعد سے تا حال ہر دور کے مفسرین قرآن اور علمائے عظام نے نظم و نثر میں ترجمہ و تفسیر کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ مخدوم ہاشم ٹھٹھوی، قاضی عزیز اللہ متعلوی،

مولانا محمد مدنی، مولانا تاج محمود امروٹی، قاضی عبدالرزاق، مولانا احمد ملاح اور علامہ غلام مصطفی قاسمی کے سندھی ترجمے اور تفسیریں علمی اعتبار سے بہت معیاری ہیں ان علماء کرام کی خدمات جلیلہ سے ملت اسلامیہ سندھ ہمیشہ مستفیض و مستفید ہوتی رہے گی

شیخ الاسلام استاذ التفسیر والحدیث علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی المکی کا مرتبہ معارف علوم اسلامیہ میں بالعموم اور علم حدیث و تفسیر میں بالخصوص بہت بلند ہے۔ وہ بحیثیت مفکر اسلام اور مفسر قرآن ان تمام اوصاف و کمالات کے حامل ہیں جن کی ودیعت خداوند کریم نے قرآن حکیم میں اپنے برگزیدہ بندے کے لیے کی ہے۔ انھیں قرآن حکیم اور حدیث سے فطری شغف ہے۔ وحدت و رسالتؐ پر ان کا عقیدہ راسخ ہے۔ شرک و بدعت کفر و الحاد کے خلاف جہاد ان کی زندگی کا نصب العین ہے۔

سندھی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر موسوم بہ "بدیع التفاسیر" علامہ بدیع الدین شاہ راشدی کا سب سے بڑا علمی و دینی کارنامہ ہے۔ بدیع التفاسیر کا مقدمہ ایک ضخیم جلد میں پہلے شائع ہو چکا ہے مقدمہ کے علاوہ تیس پاروں کے الگ الگ تفسیر میں تیس (۳۰) جلدوں پر مشتمل ہونگی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:

بدیع التفاسیرؒ (بزبان سندھی) جلد پہرین (جلد اول) احسن الخطاب فی تفسیر ام الکتاب سورۃ الفاتحہ سائز ۳۰×۲۰/۸ ضخامت ۴۹۴ صفحات ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

ابتدائیہ: از عبدالعزیز بن محمد حسین نھڑیو، نگران مکتبہ راشدیہ نیو سعید آباد

جلد بیوں (جلد دوم) بشری البقرہ فی تفسیر سورۃ البقرہ، سائز ۳۰×۲۰/۸ ضخامت ۵۸۵ صفحات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

ابتدائیہ، عبدالغفور بن محمود جونیجو، شائع کردہ: جمعیت اہل حدیث سندھ۔

جلد اول، تفسیر سورۃ الفاتحہ، سورۃ الفاتحہ کا اہم نام "ام القرآن" ہے کیونکہ یہ قرآن حکیم کی اصل اور بنیاد ہے گویا یہ سورۃ پورے قرآن پاک کا متن اور اس کی شرح ہے۔ اُمّ القرآن کے علاوہ حدیث و تفسیر میں اس سورۃ کے اور بھی نام تفویض ہوئے ہیں۔ مثلاً اساس القرآن، القرآن العظیم، الکنز، الوافیہ، الحمد الصلوۃ، الکافیہ، الشفاء، اور الدعاء وغیرہ اس سورت کا ایک نام "سبع مثانی" بھی ہے اس لیے کہ اس کی آیات کی تعداد سات ہے۔ یہ سورۃ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ قرآن کا خلاصہ ہے قرآن پاک سورۃ الفاتحہ سے شروع ہوتا ہے نماز اسی سے شروع

ہوتی ہے نزول کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سورۃ جو مکمل طور پر نازل ہوئی وہ یہی سورۃ ہے گرچہ اس سے پہلے سورۃ اقراء، مزمل اور سورۃ مدثر نازل ہو چکی تھیں لیکن یہ مکمل نہیں تھیں۔

دراصل سورۂ فاتحہ ایک دعا ہے جو خدا نے ہر اس انسان کو سکھائی ہے جو اس کتاب کا مطالعہ کر رہا ہو یہ سورۃ ایک دعا ہے بندے کی جانب سے اور قرآن اس کا جواب ہے خدا کی جانب سے بندہ دعا کرتا ہے۔ اے پروردگار! میری رہنمائی کر جواب میں خالق قرآن و کائنات قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ "وہ ہدایت و رہنمائی ہے جس کی دعا تو نے مجھ سے کی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت میں بہت سی احادیث اور آثار منقول ہیں مثلاً ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا۔

"اللہ نے توراۃ اور انجیل میں ام القرآن جو سبع مثانی بھی ہے کی مانند کچھ نازل نہیں فرمایا یہ سورت اللہ اور اس کے بندے کے درمیان منقسم ہے اور اس سے بندہ جو مانگے پاتا ہے"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرتؐ سے جن آیات کا عرش ربانی کے ساتھ معلق ہونا نقل کیا ہے ان میں سورۂ فاتحہ بھی ہے۔ حدیث میں اس سورۃ کو قرآن کی بہترین سورۃ، ہر بیماری سے شفا، قرآن کا تیسرا حصہ۔ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ بھی کہا گیا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس سے ارشاد فرمایا۔

"اگر تم بستر پر سوتے وقت سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لیا کرو تو موت کے سوا ہر آفت سے محفوظ رہو گے"۔

بدیع التفاسیر کی جلد اول میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کے پہلے باب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین سے انکار، بدعت، عصبیت، فرقہ بندی جیسی لعنتوں کا ذکر لیا گیا ہے اور ان چیزوں کو تعلیمات قرآن اور احکام الٰہی کے منافی قرار دیا ہے۔

دوسرے باب میں باطل فرقوں کے گمراہ کن عقائد و نظریات، دشمنان اسلام بالخصوص مغربی مفکرین کے مذموم خیالات اور اشتعال انگیز بیانات کا نہ صرف منہ توڑ جواب تحریر کیا ہے بلکہ اپنے موقف کی تصدیق و تائید میں انتہائی مؤثر اور عالمانہ انداز میں آیات قرآنی و احادیث نبویؐ کے واضح حوالے بھی دیئے ہیں۔ تیسرے باب میں قرآن کے ان مضامین کا بیان ہے۔ کسی نہ کسی پہلو سے جن کا تعلق اور ربط سورۃ فاتحہ سے ہے۔

اس تفسیر کے آخری حصے میں قرآن حکیم کی ایک سو چودہ سورتوں (سورۃ الفاتحہ سے سورۃ الناس تک)

کے ناص خاص نکات پر مبنی معنی آفرین اشاریہ کی شمولیت سے تفسیر کی افادیت مزید دوچند ہوگئی ہے

دوسری جلد، سورۃ البقرہ

بدیع التفاسیر کی دوسری جلد سورۃ البقرۃ کے بعض رکوعوں پر مشتمل ہے۔ سورۃ البقرہ قرآن مجید کی دوسری سورۃ ہے۔ اس سورۃ کو فسطاط القرآن (قرآن کا خیمہ) سنام القرآن (قرآن کی چوٹی یا کوہان) اور سورۃ الفردوس جیسے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی طویل ترین سورۃ ہے۔ سورۃ البقرہ مدنی سورۃ ہے۔ اس کا بیشتر حصہ ہجرت نبویؐ کے بعد ابتدائی زندگی میں نازل ہوا۔ کمتر حصہ ایسا ہے جو بعد میں نازل ہوا۔ اور مضمون کی مناسبت سے اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

مضامین کی کثرت کے سبب اس سورت کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں احادیث و تفاسیر کی کتابوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اس کے پڑھنے والوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ خصوصی انعام و اکرام عطا کرتا ہے ان پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ پورا ماحول شیطان کے شر اور فتنے سے محفوظ رہتا ہے اس کے قارئین کو اسلامی معاشرے میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے انہیں سیادت، قیادت اور امارت کے اہل بھی قرار دیئے جاتے ہیں یہ سورۃ احکام الٰہی کا جامع ہے اس میں اسلام کے بنیادی ارکان کی تفصیل ہے زندگی کے اہم مسائل کا ذکر ہے۔ اس سورۃ کی روشنی میں انسان زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی حاصل کر کے کامیابی و نیک نامی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ روایت ہے کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابی مقرب رسولؐ نے اس کے احکام و مسائل کو سمجھنے اور ان پر عبور حاصل کرنے میں بارہ سال اور آپ کے فرزند حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آٹھ سال صرف کر دیئے۔ سورۃ البقرہ کی فضیلت کا اندازہ ان روایتوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے کسی مہم پر ایک لشکر روانہ کیا اس کی قیادت ایک نوجوان کے سپرد اس وجہ سے کی تھی کہ اسے سورۃ بقرۃ زبانی یاد تھی۔ حضرت لبید بن ربیعہ العامری جو عہد اسلام کے چوٹی کے شاعروں میں سے تھے انھیں سورۂ بقرہ یاد کرنے کے باعث بیت المال سے دو ہزار درہم وظیفہ ملتا تھا اس میں خلیفۂ وقت حضرت عمرؓ کے حکم سے پانچ سو درہم کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔[۱۶]

علامہ بدیع الدین شاہ راشدی کی "بدیع التفاسیر" کی مجموعی خصوصیات یہ ہیں کہ ہر سورۃ کی شان نزول، اس کا خلاصہ، فضیلت، الفاظ و معانی کی تحقیق۔

آیت کے ایک ایک لفظ کی معنوی تشریح، زیر تفسیر سورۃ کی آیتوں کے ساتھ دوسری سورتوں کی

آیات کا تعلق اور ربط کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ احادیث نبویؐ کی روشنی میں ان کے افادی پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر "بدیع التفاسیر" کے مفسر عالی مرتبت علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے علمی و دینی معلومات سے بھرپور فکر انگیز، بصیرت افروز اور ایمان پرور تفسیریں سندھی زبان میں نہایت خوش اسلوبی سے تحریر فرمائی ہیں۔ ان کی فاضلانہ تراجم و تفاسیر، شرح و مطالب اور عالمانہ و محققانہ تحریریں پڑھتے وقت ایسا لگتا ہے کہ شاہ صاحب راسخ العقیدہ مومن ہونے کے ساتھ ساتھ قلم کے بادشاہ اور علم و فضل کے دھنی بھی ہیں۔ ان کی زبان میں لطافت، بلا کی روانی و برجستگی، سلاست و فصاحت۔ طرزِ بیان کی دلکشی، قرآن کی عظمت کو دل پر ثبت کردیتی ہے، ایمان کی حرارت موجزن ہو جاتی ہے۔ عمل صالح کی ترغیب ہوتی ہے۔ فکر آخرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی متعدد تفسیریں دیگر زبانوں کی طرح سندھی زبان میں بھی موجود ہیں لیکن علامہ بدیع الدین شاہ راشدی نے ان سورتوں کی تفاسیر جس شرح و بسط اور وضاحت و فصاحت کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں اس کی مثال سندھی زبان تو کیا کسی دوسری زبانوں میں بھی مشکل ہے۔ جمعیت اہل سندھ کے معزز ارکان و علمائے عظام خصوصاً مولانا عبداللہ ناصر رحمانی استاذ الحدیث جامعہ دارالحدیث رحمانیہ کراچی، عبدالعزیز بن محمد حسن نگران مکتبہ راشدیہ نیوسعید آباد، عبدالغفار بن محمود جونیجو اور شاہ صاحب کے مرید خاص مولوی محمد سلیم دہلی والے لائق تحسین اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے شاہ صاحب کی بدیع التفاسیر کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرکے نہایت قابل قدر علمی و دینی فریضہ انجام دیا ہے۔

حواشی

[۱] راقم، حضرت بدیع الدین شاہ راشدی کے تلمیذ ارشد جواں سال عالم دین سند یافتہ جامعۃ المدینہ مولانا عبداللہ ناصر رحمانی استاذ الحدیث جامعہ دارالحدیث رحمانیہ کراچی کا سپاس گزار ہے جنہوں نے ازراہِ نوازش شاہ صاحب کے عظیم کتب خانہ المکتبۃ الراشدیہ نیوسعید آباد کی ایک فہرست عنایت فرمائی ہے۔

جس میں عربی علوم و فنون کے تقریباً پانچ سو مخطوطات کے نام درج ہیں۔ ان مخطوطات میں شاہ صاحب کی اصل تصنیف کے قلمی نسخے بھی شامل ہیں

ٹ سندھ میں اردو کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں مزید تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہوں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی یہ دو کتابیں۔

۱۔ نقش رنگین سندھ، مطبوعہ مکتبہ اشاعت اردو کراچی ۱۹۸۶ء

۲۔ اردو کی ترقی میں اولیائے کرام کا حصہ شائع کردہ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ۱۹۹۱ء

ف (۱) علم القرآن، برصغیر پاک و ہند کے نامور صحافی، دانشور، مکمل اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے مؤلف سید قاسم محمود (مدیر سائنس میگزین، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، پاکستان ڈائجسٹ کراچی) نے ایک اور معرکۃ آرا علمی و دینی خدمات انجام دی ہے۔ وہ یہ کہ انھوں نے شب و روز کی مسلسل کاوشوں اور محنت شاقہ سے "علم القرآن" کے نام سے قرآن کی اردو و انگریزی کی بہترین تفاسیر کا انتخاب "خلاصہ علیحدہ علیحدہ تیس (۳۰) جلدوں میں شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی کے تحت شائع کی ہیں۔ محترمی سید قاسم محمود کی خصوصی توجہ و عنایت سے راقم کو ان جلدوں سے استفادے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ پروردگار عالم موصوف کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے۔

(۲) Quran The Fundamental Law of Human Life By Prof Syed Anwar Ali Anwar Published by Syed Publications Karachi.

پاکستان میں پہلی بار انگریزی زبان میں قرآن شریف کی مکمل تفسیر جس عالم دین نے تحریر فرمائی ہے وہ علم و دین کے خاموش خدمت گزار انگریزی اردو کی متعدد علمی دینی قانونی کتابوں کے مصنف و مؤلف شاعر حق نوا علامہ پروفیسر سید انور علی انور نبیرہ استاذِ سخن شائق دہلوی (مؤلف شائق اللغات) ہیں جو سندھ اور پاکستان کے سب سے بڑے صنعتی شہر کراچی کے رہنے والے ہیں۔ علامہ سید انور علی انور کی یہ مکمل انگریزی تفسیر سترہ (۱۷) جلدوں پر محیط ہے۔ پہلی جلد ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی۔ اس میں قرآن کا تعارف اور تعریف ہے اس کا طویل و مبسوط مقدمہ سندھ کے شہرہ آفاق قانون دان دانشور اے کے بروہی مرحوم نے تحریر فرمایا ہے تا دم تحریر اس تفسیر کی سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں باقی یکے بعد دیگرے چھپ رہی ہیں۔

ف۴ تاریخ سندھ حصہ اول (ص ۲۸۴ - ۲۸۶) مؤلفہ اعجاز الحق قدوسی مطبوعہ مرکزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۷۱ء تاریخ سندھ حصہ اول مولانا ابوظفر ندوی مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ، عجائب الہند تالیف بزرگ

بن شہریار۔ طہران ۱۱۶۳ء عرب و ہندوستان کے تعلقات مصنفہ علامہ سید سلیمان ندوی ص ۴۵، ۵۵ پاکستانی نسخہ ۱۹۸۷ء سندھی زبان کی مختصر تاریخ از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ ص ۴۵۔ سندھی ادب کی مختصر تاریخ مؤلفہ ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی ناشر انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی جامعہ سندھ بام شورو ۱۹۸۳ء۔

۵ے راقم کی گزارش پر علامہ بدیع الدین شاہ راشدی نے بدیع التفاسیر کی مطبوعہ جلدیں عنایت فرمائی ہیں اس کرم فرمائی اور ذرہ نوازی کے لیے راقم موصوفِ مکرم کا بطورِ خاص ممنون ہے۔

۶ے علم القرآن، مؤلفہ سید قاسم محمود ص ۲۸۔

پروفیسر سید شفقت تمیین

تبصرہ

المخزن خانپور

مدیر: شبیر احمد خان میواتی، (لاہور)

ناشر: جامعہ مخزن العلوم خان پور (ضلع رحیم یار خان)

جامعہ مخزن العلوم خان پور کا علمی مجلہ ہے جو مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے زیرِ سرپرستی حال ہی میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر ایک مستعد صاحب علم نوجوان شبیر احمد خان میواتی ہیں اس کی پہلی جلد کا پہلا شمارہ جولائی ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں نظم و نثر دونوں طرح کے مضامین شامل ہیں جن کا تعلق مختلف مذہبی موضوعات سے ہے۔ ان میں اسلام کا نظام روحانی (ڈاکٹر غلام محمد) محسن انسانیت (اقبال احمد صدیقی) محنت کشوں کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (ظہیر احمد تاج) برصغیر میں مسلمانوں کے علمی کارنامے (مولانا متین ہاشمی) دارالعلوم دیوبند (سید نسیم اختر شاہ) تبصرہ وغیرہ مضامین معلومات سے مملو، فکر انگیز اور ایمان افروز ہیں۔

اگر یہ پرچہ پابندی سے نکلتا رہا تو امید ہے کہ علمی دنیا میں ایک مقام پیدا کرے گا۔ المخزن سفید کاغذ پر عمدہ کتابت اور طباعت کا شاہکار ہے۔ ٹائٹل رنگین اور خوبصورت ہے الولی کا سائز صفحات ۵۶، قیمت ۶ روپے فی شمارہ۔